## خطبات سید محمود میاںؒ

(۲)

**محمود الملة والدین شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحبؒ**
جامعہ مدنیہ جدید کی مسجد حامد میں جمعہ کا بیان فرمایا کرتے تھے جن کی ریکارڈنگ جامعہ کے استاذ مفتی محمد فہیم صاحب کرتے تھے، ان بیانات کی افادیت کے پیش نظر انہیں ماہنامہ انوارِ مدینہ کے ذریعہ ہر ماہ حضرتؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچانے کا اہتمام کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ حضرتؒ کے اس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔ (ادارہ)

# ٹریفک قوانین کی پاسداری !

﴿ افادات : شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمود میاں صاحبؒ ﴾

عنوانات و نظرثانی : ڈاکٹر محمد امجد

( ۱۵؍ربیع الاوّل ۱۴۳۵ھ / ۱۷؍جنوری ۲۰۱۴ء )

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

۱۵؍جنوری کو نواب شاہ سندھ میں سکول وین اور ٹرک میں خوفناک تصادم ہوا جس کے نتیجہ میں ایک ہی سکول کے سترہ بچے، دو سکول ٹیچر اور ڈرائیور سمیت بائیس افراد شہید ہوگئے جن کی عمریں دس سال، بارہ سال، پندرہ سال تھی، سترہ خاندانوں میں کہرام مچ گیا، کتنا بڑا نقصان ہوا ؟ ڈرائیور بھی مارا گیا، جو سکول کے ٹیچر تھے ساتھ وہ بھی شہید ہوگئے، بڑا سنگین قسم کا حادثہ ہوا اور یہ معمول ہے ہمارا، اس سے بھی بڑے حادثات، لیکن جوں نہیں رینگتی کوئی اس پر عملی کارروائی نہیں ہوتی، خون اتنا سستا ہے رعیت کا اپنے ملک و قوم کے عوام کا خون کہ اس کی حکمرانوں کو فکر نہیں ہے !

یہی حال ہندوستان کا ہے، یہی حال بنگلہ دیش کا ہے، یہی حال افغانستان کا ہے، ٹریفک کے

حادثات کے اعتبار سے دونوں تینوں، چاروں ممالک جو اس برصغیر کے خطے ہے انتہائی حادثات کا شکار ہوتے ہیں، کیوں ہوتے ہیں ؟ اس لیے ہوتے ہیں کہ حضرت محمد رسول ﷺ کی سنت کو چھوڑ دیا ! !

ایک دفعہ بہت پرانی بات ہے، حضرت والد صاحبؒ حیات تھے جمعیۃ علماء اسلام کے امیر تھے تو یہ لیڈر سب آتے تھے پیپلز پارٹی کے بھی، مسلم لیگ کے بھی، فاروق لغاری[1] وغیرہ سب چھوٹے بڑے آتے رہتے تھے، اکثر تو انہیں فرصت ہوتی ہے، انہیں بیٹھے بیٹھے صرف اسلام پر اعتراض تھوپتے ہیں امریکہ پر اعتراض نہیں آئے گا، انگلینڈ پر بھی نہیں آئے گا، سکھوں پر بھی نہیں آئے گا، یہودیوں پر بھی نہیں آئے گا، آئے گا تو صرف مسلمانوں پر آئے گا بس، ان پر انہیں اعتراض رہے گا، ملک معراج خالد تھے[2] اللہ کو پیارے ہوگئے وہ بھی آتے تھے وہ اور ان کے ساتھی سب اس قسم کے اشکالات حضرتؒ سے کرتے رہتے تھے، یہودیوں سے جا کر اشکال کرو، عیسائیوں سے کرو، سکھوں سے کرو، ان کو نیچا دکھاؤ ! !

## ٹریفک قوانین :

مجھے یاد نہیں ہے اس وقت کسی نے حضرتؒ سے پوچھا کہ اسلام میں ٹریفک رولز نہیں ہیں، ٹریفک قوانین ؟ تو حضرت اقدسؒ بہت تحمل سے ہر چیز کا جواب دیتے تھے خاموش ہو گئے، ورنہ یہ اعتراض ہی بیہودگی اور جہالت کی نشانی تھی کیونکہ اس زمانے میں نہ جہاز تھا، نہ ہوائی جہاز تھا، نہ بس تھی، نہ لاری تھی، نہ پکی سڑکیں تھیں نہ کچی، اس وقت تو یہ چیزیں تھیں ہی نہیں، جو آج ہیں لیکن جو اس وقت تھیں اس کے مکمل ٹریفک قوانین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے بیان کیے، ٹریفک قوانین بیان کیے، ہائی وے کے قوانین بیان کیے ! ہم پڑھتے پڑھاتے ہیں ہر سال الحمد للہ کتابوں میں، طلباء کو بھی سکھاتے ہیں کہ ہائی وے رولز بتائے نبی علیہ السلام نے ہمیں بڑی سڑک، شاہراہِ عام، ہائی وے، چھوٹی سڑک، چھوٹی گلی تک بتایا کہ زیادہ ٹریفک ہو تو کتنی چوڑی رکھو اور کم ٹریفک ہو تو کتنی چوڑی رکھو، نبی علیہ السلام نے یہ تک بتایا ! !

---

[1] پاکستان کے سابق صدر (۱۴؍نومبر ۱۹۹۳ء تا ۲؍دسمبر ۱۹۹۷ء) ، تاریخ وفات : ۲۰؍اکتوبر ۲۰۱۰ء
[2] سابق نگران وزیر اعظم و سابق وزیر اعلیٰ پنجاب ، تاریخ وفات : ۱۳؍جون ۲۰۰۳ء

اور مرور کے قوانین، مرور ٹریفک کو کہتے ہیں، مرور کے قوانین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائے ! صحابہؓ نے پوچھا کہ نبی علیہ السلام کس رفتار سے اُونٹنی کو چلاتے تھے ؟ ؟ صحابی نے کہا جب راستہ تنگ ہوتا تو آہستہ چلتے، کشادہ ہوتا تو تیز چلتے، یہ قانون آگیا ! ٹریفک کا قانون آگیا کہ راستے کو دیکھنا ہے کہ اس کی نوعیت کیسی ہے ؟ اس کے پاس آبادی ہے، رش بھیڑ ہے یا نہیں ہے ؟ کھلا ہے تو تیز، کم ہے تو آہستہ چلاؤ، تو ٹریفک رولز آگئے !

صحابہ کرامؓ نے جلدی کی حج کے موقع پر بھگدڑ سی مچی، گھوڑوں کو خچروں کو آپ نے اشارے کیے سوٹی سے اشارہ کر کے بتایا کہ یوں نہیں چلنا (بلکہ) یوں چلنا ہے، یوں چلنا ہے، یہ اشاروں کا اصول آگیا کہ پولیس والا اشارہ کرتا ہے ٹریفک کنٹرول کرنے کا حکم بتا دیا اپنے دست مبارک سے اشارے کر کے کہ اس کو یوں کنٹرول کرنا ہے !

یہ سنت جو دین میں بتائی گئی ہے نبی علیہ السلام خود دکھا گئے سمجھا گئے، یہ قوانین کافروں نے اختیار کر لیے، ان کے ہاں ٹریفک کے قوانین پر زبردست پوری سختی سے عمل ہوتا ہے اور پورے قوانین سکھائے جاتے ہیں، سکھانے سے پہلے لائسنس ملنے کا تصور ہی نہیں ہے، ہمارے ہاں گھر بیٹھے بیٹھے لائسنس ملتا ہے رشوت دے کے لائسنس ملتا ہے اسے پتہ ہی نہیں ہوتا ! !

میں ایک دفعہ راولپنڈی میں ایک گاڑی میں سفر کر رہا تھا بہت تنگ جگہ آگئی تو ڈرائیور کہنے لگا یہاں یہی حال ہے، کہنے لگا اسی راولپنڈی میں ایک دفعہ میں نے گاڑی موڑی الٹے ہاتھ میں نے ایسے اشارہ دے دیا اور گاڑی موڑنے لگا، گاڑی مڑ رہی ہے اور سائیکل والے نے زور سے پیچھے سے ٹھک کر کے مارا ! میں نے کہا تجھے میں نے اشارہ دیا ہے اتنی دیر سے اشارہ جل بجھ رہا ہے تو سائیکل والا کہنے لگا وہ بتی جل بجھ رہی تھی تو میں سمجھا شاید خراب ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ سڑک پر سائیکل چلا رہا ہے اسے قانون نہیں معلوم، اسے بچوں والے قوانین بھی نہیں پتا جو بچے بھی سمجھتے ہیں کہ یہ اشارہ ہوتا ہے ! وہ کہنے لگا کہ میں سمجھا جل بجھ رہی ہے شاید خراب ہے، کمال ہے ! لیکن کافروں کے ہاں بہت زبردست قوانین ہیں ! !

## یورپ میں ٹریفک لائسنس :

میں ایک دفعہ انگلینڈ میں کسی جگہ ناشتے کے لیے بیٹھا تھا ناشتہ کر رہا تھا وہاں ایک دو آدمی آئے ایک دوسرے کو مبارک باد دیے جائیں بار بار، بار بار، بار بار مبارک دیے جائیں، میں نے سوچا کہ شاید کوئی بہت بڑی بات ہوگی، میں نے پوچھا کیا معاملہ ہے ؟ کہنے لگے کہ ٹریفک کا یورپ کا امتحان تھا اس میں یہ پاس ہوگیا ! اس نے کہا اس میں پاس ہونا انتہائی مشکل ہوتا ہے، سو میں سے دو چار پانچ پاس ہوتے تھے ورنہ فیل پھر چھ چھ ماہ بعد دوبارہ امتحان دیتے ہیں پھر امتحان دو پھر پاس جا کر ہوگا ورنہ نہیں ہوگا ! !

اور لندن شہر کے ٹیکسی ڈرائیور جو ہیں اکثر بوڑھے ملیں گے، جوان ملتے ہی نہیں ! میں نے یہی دیکھا، چالیس سال، پینتالیس سال، پچاس سال کیونکہ اتنی عمر چلانے کے بعد ہی اس میں صلاحیت پیدا ہوتی ہے کہ وہ لائسنس لے سکے اس سے پہلے لے ہی نہیں سکتا، اسے ساری گلیوں کا پتہ ہونا چاہیے کہ فلاں سڑک پر اس ہاتھ کتنی گلیاں ہیں اور اس ہاتھ کتنی گلیاں ہیں اور اس سڑک پر اس ہاتھ کتنے پٹرول پمپ آتے ہیں اور اس ہاتھ کتنے پٹرول پمپ آتے ہیں اور کہاں کہاں آتے ہیں سب اس سے پوچھتے ہیں اور سب اسے یاد کرنا پڑتا ہے، اس کے لیے عمر گلاتا ہے پھر اسے ملتا ہے، ہم وہاں ٹیکسی میں بیٹھتے ہیں اور اسے صرف اپنے پتے کا ہمارے پاس جو کارڈ ہے وہ دکھائیں گے جس نے دے رکھا ہے وہ اسے دیکھے گا تو بس ہم بے فکر ہو کر بیٹھ جائیں گے وہ سیدھا اس گھر کے سامنے روک دے گا وہاں جا کر ! ! ہم نے وہ گھر دیکھا بھی نہیں ہے ہمیں تو دیا ہے اس نے پتہ اس پر آجانا ہے میرے گھر لیکن ٹیکسی والا سیدھا گھر کے سامنے اتارے گا، نہ پوچھے گا کسی سے، کہے گا یہ آپ کا گھر آگیا، وہاں عمر گلتی ہے تو لائسنس ملتا ہے ! !

چنانچہ ہم اخباروں میں پڑھتے ہیں کہ جرمنی میں دھند میں گاڑیاں ٹکرا گئیں فلاں جگہ ڈیڑھ سو گاڑیاں ٹکرائیں، دو سو ٹکرا گئیں جب حادثات ہوتے ہیں تو اس طرح ہوتے ہیں کیونکہ تیز چل رہی ہوتی ہیں

آگے پیچھے ٹکراتی چلی جاتی ہیں لیکن کتنے مرے خبر آئے گی کہ دو مر گئے چار پانچ زخمی ہو گئے بس ! دوسو گاڑیاں ٹکرائی ہیں اور مرے صرف اتنے ہیں، بس ؟ کیونکہ وہ ٹریفک قوانین پر عمل کرتے ہیں، سیٹ بیلٹ باندھیں گے، ہمارے ہاں بیلٹ باندھتے ہوئے شرماتے ہیں، بزدلی سمجھتے ہیں، نہ باندھنے کو شیری اور بہادری سمجھتے ہیں، یہ سب جاہلانہ طریقے ہیں یہ نبی علیہ السلام کے اصولوں سے انحراف ہے جس کا نقصان ہی نقصان ہے ؟

**ایک واقعہ :**

ہمارے ملک کے حکمرانوں کو چاہیے کہ قوانین سکھائیں پابندی کرائیں پھر لائسنس دیں، یہاں پتا ہی نہیں ہوتا کہ میری لین (lane) کون سی ہے مجھے یہاں کس رفتار پر چلنا ہے ؟ موڑ پر کس طرح کرنا ہے کھڑی کرنے والے کو پتا نہیں کہ کب کھڑی ہونی ہے کہاں گاڑی کھڑی کرنی ہے میں یہاں موٹروے پر آرہا تھا بابو صابو سے ادھر (رائیونڈ کی جانب) تو ایک گاڑی والے نے ہم سے اپنی گاڑی آگے نکالی اور وہ موٹروے پولیس کا بڑا افسر گاڑی چلا رہا تھا، اس کے ساتھ اس کے ساتھ باوردی بیٹھا ہوا تھا پولیس والا ! اور اس نے غلط انداز میں نکالی گاڑی ہماری گاڑی کو بھی جھٹکا لگا پھر وہ آگے چلتا رہا دو لائنوں میں، قطار میں ہونا چاہیے اس نے بیچ میں رکھی ایک پہیہ ادھر ایک ادھر اس پر چلا جا رہا ہے، اس سے مجھے بڑی تکلیف ہوئی، موٹروے سے جب گاڑی اتری تو میں نے ڈرائیور سے کہا کہ اسے روکو ! اب اسے روکنا بھی بڑا کام ہے اس کی شان کے خلاف ہے ! ! وہ تو بادشاہ سلامت ہوتا ہے اپنی جگہ لیکن خیر اسے یوں کر کے اُسے رکنے پر مجبور کیا وہ وہیں سے بولا اکڑ کر، اِس نے کہا اُتر کر ادھر آؤ تو وہ اُتر کر ادھر آیا جدھر میں بیٹھا تھا میں نے ان سے کہا آپ گاڑی کیسے چلا رہے ہیں موٹروے پر ؟ کیا یہ قوانین ہیں ؟ آپ ان قوانین پر عمل کرتے ہیں جن کو سکھانا ہے ؟ میں نے کہا تم نے اتنے کلومیٹر گاڑی کس طرح چلائی ؟

ہماری گاڑی کو تم نے جھٹکا دیا ہے غلط اوورٹیک کیا اور اب بھی تم نے گاڑی اترنے کے وقت

سڑک کے بیچ میں غلط جگہ پارک کی ! میں نے کہا ہم نے کنارے پر روک دی ہے تم نے بیچ میں روکی ہے تو وہ اللہ کا شکر ہے ڈر گیا، گھبرا گیا پہلے وہ نکلا تھا بڑا اکڑ کر دروازہ کھول کر سامنے آیا اپنا پسٹل والا حصہ اس نے میرے سامنے کیا تاکہ میری افسری نظر آجائے ! لیکن اللہ سب سے بڑا بادشاہ ہے، کوئی بھی نہیں، نہ ہم ہیں نہ وہ ہے، ہم سب فقیر ہیں محتاج ہیں لیکن بہر حال وہ سمجھ گیا اس کی مہربانی، معذرت کی چلا گیا ! تو ہمارے ہاں پولیس والے ایسے لوگ ہیں اس طرح کی چیزیں کرتے ہیں تو یہ حادثہ انسانی جانوں سے کھیلا جارہا ہے، پوری قوم سے کھیلا جارہا ہے حالانکہ نبی علیہ السلام نے ٹریفک قوانین بھی بتائے ہمیں اس پر عمل کرنا بھی بتایا ہے ! !

پورے امریکہ میں چلے جائیں گاڑی چلانے کی دعا کیا ہے ؟ کسی کو نہیں پتہ ہوگا ! لیکن اگر ہم تربیتی سکول کھولیں تو مسلمانوں کے ہاں انہیں دعا بھی سکھائی جائے گی کہ یہ دعا ہے چڑھتے وقت، یہ دعا ہے اترتے وقت، یہ دعا ہے فلاں وقت، بہت زبردست فوائد ہیں !

اللہ ہمیں اور آپ سب کو سمجھ کی توفیق عطا فرمائے، دینی تعلیم کی قدر عطا فرمائے، ہمارے حکمرانوں کو ہوش دے اور قوم کی فکر ہو اور جو بچے مر گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر دے، سب کے لیے دعا کریں اللہ سب کی مغفرت فرمائے، درجے بلند فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

✿ ✿ ✿

## جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی اُمور

(۱) مسجد حامد کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے دارُالاقامہ (ہوسٹل) اور درسگاہیں

(۳) کتب خانہ اور کتابیں

(۴) پانی کی ٹنکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اجر ہے